اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد

پس جاننا چاہئے کہ روافض پیچ طعن کرنے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ کے دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس ٹکڑے کے حدیث صحیح مسلم کے (انما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما اربہا ویؤذینی ما آذاہا) یعنی فاطمہ ایک ٹکڑا ہے گوشت کا مجھ سے تکلیف دیتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ تکلیف دے اس کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دے اسکو یعنی کہتے ہیں روافض کہ اس نے میراث نہ دی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور ناراض کیا۔

سو جواب اسکا یہ ہے کہ مورد اور سبب اس حدیث کا علی ہے اور خواستگاری کرنی اس کی واسطے بیٹی ابوجہل عدو اللہ کے اور سبب ضرور داخل ہوتا ہے لفظ میں قطعاً و یقیناً کیونکہ جب کوئی لفظ وارد ہوا ہو سبب کے تو پھر جائز نہیں نکالنا سبب کا اس لفظ سے بلکہ واجب ہے دخول سبب کا اس لفظ میں ساتھ اتفاق علما کے اور فاطمہ رضی نے اس خواستگاری سے سخت ایذا پائی اور اپنے باپ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کر شکایت کی کہ لوگ کہتے ہیں آپ اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور غصہ نہیں کرتے

پس حضرت نے کھڑا ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بنی مغیرہ (ابوجہل کا قبیلہ) نے مجھ سے اذن مانگا کہ اپنی لڑکی علی بن ابیطالب کو نکاح کر دیں (فلا آذن ثم لا آذن ثم لا آذن) یعنی میں ضرور اذن نہیں دیتا پھر نہیں اذن دیتا۔ پھر نہیں اذن دیتا مگر یہ کہ ارادہ کرے ابو طالب کا بیٹا کہ طلاق دیوے میری بیٹی کو اور نکاح کرے انکی بیٹی سوائے اس کے نہیں کہ فاطمہ ایک ٹکڑا ہے گوشت کا مجھ سے بری لگتی ہے مجھ کو وہ بات کہ بری لگے اس کو اور ایذا دیتی ہے مجھ کو وہ بات جو ایذا دے اسکو پھر ذکر کیا اپنے داماد کا جو بنی عبد شمس سے تھا (یعنی بنی امیہ سے) اور وہ ابو العاص بن الربیع ہے جو زوج ہے زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پس فرمایا اس نے بات کی مجھ سے پس سچ کہا مجھ سے اور وعدہ کیا اس نے میرے ساتھ پس وفاداری کی اس نے اور

صحیح بخاری کے صفحہ ۵۲۸ کے حاشیہ نمبر ۵۹ میں بعلامت فتح الباری اور توشیح کے
معلوم ہوتا ہے کہ علی رضؓ نے وعدہ اور شرط کیا تھا کہ فاطمہ پر اور نکاح نہ کریں گے۔ اگر
یہ بات ثابت ہو تو علی رضؓ نے علاوہ ایذا دینے کے خلاف عہد کا بھی کیا پس کس قدر ایذا ہے
فاطمہ رضؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان کی پیاری بیٹی پر عدو اللہ کی بیٹی نکاح
کر کے لائی جاوے۔ اور یہ حدیث صحیح ثابت ہے صحیحین وغیرہ صحاح ستہ میں موجود
صحیح بخاری صفحہ ۵۲۸ اور ۷۸۷ وغیرہ اور صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۹۰ اور سنن
ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۲۷۔ اور ابو داؤد جلد اول صفحہ ۲۸۳ اور ابن ماجہ صفحہ ۱۴۴
حدیث اکثر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے بالفاظ متقاربہ لیکن ہم اس جگہ ایک
صحیح بخاری سے نقل پیش کر دیتے ہیں:۔

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۸ سطر ۶ میں لکھا ہے ذکر اصہار النبی صلی اللہ علیہ وسلم
منہم ابو العاص بن الربیع) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزہری حدثنی
علی بن حسین ان المسور بن مخرمۃ قال ان علیاً خطب بنت ابی جہل فسمعت بذلک
فاطمۃ فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یزعم قومک انک
لا تغضب لبناتک وھذا علی ناکح بنت ابی جہل فقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ حین تشہد اما بعد فانی انکحت ابا العاص بن الربیع
فحدثنی وصدقنی وان فاطمۃ بضعۃ منی وانی اکرہ ان یسوءھا واللہ
لا یجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ عند رجل
واحد فترک علی الخطبۃ وزاد محمد بن عمرو بن حلحلۃ عن ابن شہاب عن علی بن
حسین عن مسور قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر صہراً لہ من
بنی عبد شمس فاثنی علیہ فی مصاہرتہ ایاہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی
ووعدنی فوفی لی انتہی۔ اور صحیح بخاری کے صفحہ ۴۳۱ وغیرہ میں بھی یہ حدیث
موجود ہے۔ اور ترجمہ اس کا وہی ہے جو پہلے لکھا گیا پس علی رضؓ نے محض اپنی نفس کے حظ اور خواہش
نفسانی کے واسطے بغیر کسی شرعی حکم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
ایذا دیا بخلاف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس نے بسبب حدیث (لا نورث ما ترکنا صدقۃ)
کے فاطمہ رضؓ کو میراث نہ دیا اور اس حدیث کے راوی صحابہ سے بہت ہیں اور علی رضؓ بھی انہیں راویوں میں ہیں۔

اور وہ یہ ہیں ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر رضؓ اور عثمان رضؓ اور طلحہ اور زبیرؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوف اور عباسؓ بن عبدالمطلب اور ابوہریرہ اور علی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہ روایتیں ثابت ہیں صحاح اور مسانید میں پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حظ کے واسطے فاطمہ رضؓ کو ناراض نہیں کیا بلکہ واسطے طاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وہ مال خود لیا۔ بلکہ حضرت علی رضؓ نے بھی اپنی خلافت میں وہ مال اسی طرح رکھا جس طرح خلافت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما میں تھا۔ اس کو متغیر نہیں کیا۔ اور جب حضرت امیر المومنین عمر رضؓ کے پاس یہ مقدمہ دوبارہ پیش ہوا تو انہوں نے حضرت عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا (انشدکما باللّٰہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالا نعم) اور صحیح بخاری میں دو جگہ ہے (قالا قد قال ذلک) یعنی میں قسم دیتا ہوں تم دونوں کو ساتھ اس شخص کے کہ ساتھ اذن اس کے کے قایم ہوتا ہے آسمان اور زمین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چیز ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کہا انہوں نے دیکھو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۲ والیضاً فاطمہ رضؓ کا ایذا اس واسطے بڑا گناہ ہے کہ اس میں ایذا ہے اس کے باپ کی پس جب دایر ہوا امر درمیان ایذا باپ اس کے اور ایذا اس کے کے تو ہوگا بچنا اس کے باپ کی ایذا سے بہت واجب اور یہی حال ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا پس انہوں نے احتراز کیا اس سے کہ ایذا دیویں باپ اس کے کو یا تکلیف دیویں اس کو کسی چیز کے ساتھ کیونکہ اس نے عہد کیا اور حکم دیا پس وہ دونوں ڈرے کہ اگر اس کے عہد اور حکم کو متغیر کریں یا ہم تو وہ غضب میں آوے بسبب اپنے حکم اور عہد کے اور ایذا پاوے ساتھ اس کے۔ اور ہر عقلمند جانتا ہے کہ اگر حکم کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ کسی حکم کے اور طلب کرے فاطمہ یا علی اور وہ بات جو مخالف اس کے حکم کے ہو۔ تو ہوگی رعایت حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولیٰ کیونکہ طاعت اس کی واجب ہے اور نافرمانی اس کی حرام ہے۔ اور جو شخص ایذا پاوے اس کی طاعت سے وہ خطا پر ہوگا ایذا پانے میں ساتھ اس کے اور جو موافق ہو اس کی طاعت کے وہ مصیب ہوگا اس کی طاعت میں اور یہ بخلاف اس کے ہے۔ جو ایذا دیوے فاطمہ رضؓ کو واسطے کسی غرض خاص

کے نہ واسطے طاعت اللہ اور رسول کے۔ اگر روافض کہیں کہ علی رضہ نے ابوجہل کی لڑکی
نکاح کرنے سے توبہ اور رجوع کیا تو ہم کہتے ہیں کہ بیشک توبہ سے یہ گناہ بخشا جاتا ہے۔ لیکن
حضرت علی رضہ ان کے نزدیک معصوم ہے صغایر اور کبایر سے پس اس کی عصمت تو کافور
ہو گئی اور گناہگار ہوا۔ پس اگر یہ طعن ابوبکر کو لگتا ہے تو علی رضہ کو بطریق اولی لگتا ہے
کیونکہ وہ مورد اور سبب ہے اس قول کا اور اسی کے حق میں حضرت نے فرمایا اور اس
میں اس کا حظ نفسانی تھا بخلاف صدیق اکبر کے کہ اس کا اس میں کوئی حظ نفسانی
نہ تھا۔ بلکہ محض طاعت اور فرمانبرداری حضرت کی۔ اور اگر علی کو یہ طعن نہیں لگتا
تو صدیق اکبر کو بطریق اولے نہیں لگتا۔ فما ہو جوابکم ہو جوابنا وایضاً علی رضہ نے
حضرت کو ایک اور ایذا بھی دی بیان اس کا یہ ہے کہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۳ طبع بمبئی
میں ہے کہ حضرت نے فرمایا (ایہا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما
عم الرجل صنو ابیہ رواہ الترمذی) یعنی اے لوگو جس نے ایذا دی میرے
چچا کو پس ضرور ایذا دی اس نے مجھ کو پس سوا اس کے نہیں کہ چچا آدمی کا مثل باپ
اس کے کی ہوتا ہے۔ اور علی رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضہ کے حق
میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی سخت ایذا دیا یہاں تک کہ امیر المومنین عمر رضہ کے پاس فریادی آیا
علی رضہ کے ہاتھ سے دیکھو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۹۰ (فقال عباس یا امیر المومنین اقض بینی و بین
ہذا الکاذب الاثم الغادر الخائن الحدیث) یعنے پس کہا حضرت عباس رضہ نے اے امیر المومنین
فیصلہ کر درمیان میرے اور درمیان اس جھوٹے گنہگار غدر کرنیوالے خائن کے (یعنی علی بن ابیطالب)
ایضاً صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۲ اور ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۵۵ میں ہے (فغلبہ علی علیہا) یعنی پس غالب آیا علی عباس پر پس ثابت ہوا کہ
پس علی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دو دفعہ ایذا دی چچا کے بارہ میں چنانچہ پہلے فاطمہ کے بارہ میں
حضرت کو ایذا دی دونوں دفعہ حظ نفسانی اور دنیا کیواسطے بغیر حکم شرعی کے بخلاف صدیق اکبر کے فما ہو
جوابکم ہو جوابنا فقط وصلے اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

کتبہ اضعف العباد عبدالاحد خانپوری عفا اللہ عنہ حال مقیم شہر راولپنڈی محلہ [illegible]

۲۷ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۱ھ